اب مرزا صاحب اُن کو شرک بتلا کر اسلام سے نکالنے لگے مثلاً دجّال کا با قدرت ظاہر ہونا۔ اور مسیح کا معہ جسم آسمان پر جانا اور اب تک وہاں زندہ رہنا۔ اور قیامت کو پھر آنا۔ اور فرشتوں کا شخصی وجود ماننا۔ وغیرہ۔ مسلمانوں کو حکم دیتے ہیں کہ ان خیالوں کو چھوڑ دو یہہ شرک ہے۔ پھر چونکہ جدید مسیح ہی کے حقیقی رقیب بن بیٹھے ہیں۔ اس لئے ان کی تعلیم میں تثلیث و ابنیت اللہ اور روح القدس اور نئے جنم کی بھی ضرورت ہوئی۔ کیونکہ سچے مسیح کی تعلیم میں یہہ باتیں موجود ہیں۔ پس آپنے یہہ مسائل بھی ایجاد فرمائے تثلیث تو یوں تصنیف کی۔ کہ انسانی محبت اور الہٰی محبت گویا دو اقنوم ہیں۔ اور اُن کی آمیزش سے جو سرگرمی اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ وہ۔ روح القدس تیسرا اقنوم ہے۔ یہہ مرزا صاحب کی تثلیث مقدس ہوئی۔ اور جس شخص کے دل میں یہہ کام واقعہ ہوا اُس کا نیا جنم ہو گیا۔ اور وہی ابن اللہ ہے استعارتاً پھر مسلمانوں سے کہتے ہیں۔ کہ وہ مرزا صاحب کو۔ اور مسیح ابن مریم کو بھی اسی طرح ابن اللہ کہا کریں۔ اُن کا جی چاہتا ہے کہ میں بھی ابن اللہ کہلاؤں۔ پھر چونکہ سچے مسیح کی تعلیم سب کو عمدہ نظر آتی ہے۔ اور مرزا صاحب اگرچہ آیت

اکملت لکم دینکم واتممت علیکم

نعمتی فخریہ سُناتے پھرتے ہیں لیکن خوب جانتے ہیں کہ گھر میں کتنا آتا ہے۔ اس لئے اسلام میں عمدہ تعلیم پیدا کرنے کا یہہ ڈھنگ نکالا۔ کہ جہاں تک ہو سکے مسیحی دین کی کتابوں سے فقرات و مضامین اُڑانا اور بہ تبدیل عبارت محمدی تعلیم میں ملا دینا مناسب ہو گا۔ اور یہہ کام وہ اور اُن کے انصار زور و شور کر رہے ہیں مگر اس کے ساتھ نیچریوں۔ اور برہم سماجیوں۔ اور اہل وید اور آتش پرست و شمس پرست۔ فارسیوں اور بعض صوفیہ کے خیال اور اقوال اپنی سمجھ کے موافق ملا کے اپنی تعلیم میں جمع کرتے جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ دُنیا میں سب احمق رہتے ہیں۔ ان کے پیچ پیچ نہ سمجھینگے۔ اور ان کے جال میں پھنس جائینگے۔ جیسے چند اُن کے انصار پھنس گئے ہیں سو بھی چلکستا۔ پھر چونکہ مرزا صاحب نبی ہو گئے ہیں بلکہ فرماتے ہیں۔ (جیسے کجاست تا بہ بدیا بسترم) اس لئے خدا مرزا صاحب کے منکروں کو کچھ سزا بھی دیگا۔ دیکھو۔ (فتح الاسلام صفحہ ۴۲ سے ۴۴) خدا نے مجھے یوں کہا کہ زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت یہہ کشتی تیار کر جو شخص اس میں سوار ہو گا وہ غرق ہونے سے نجات پائیگا۔ اور جو انکار میں رہے گا اُس کے لئے موت در پیش ہے۔ جو شخص میری دیواروں سے دور رہے گا اُس کے لئے موت در پیش ہے اور اُس کی لاش بھی سلامت نہ رہیگی۔ (ف) نوح نے طوفان سے ۱۰۰ برس پہلے کشتی بنائی تھی۔ مسیح نے آیندہ غضب و ضلالت سے پہلے کشتی تیار کی ہے۔ مرزا صاحب کو حکم ملا کہ عین طوفان ضلالت میں کشتی بناؤ۔ دیگر آنکہ مرزا صاحب جو کہتے ہیں۔ کہ منکرین کی لاش بھی سلامت نہ رہیگی۔ سب وہ روحانی موت کا ذکر نہیں کرتے۔ بلکہ جسمانی خونریزی سے ڈراتے ہیں۔ اگر مرزا صاحب کی کشتی میں جہاد کا چرچا نہیں ہے تو یہہ فقرہ کہاں سے نکلا؟ (کل اناء یترشح بما فیہ) جو کچھ برتن میں ہو وہی رستا ہے (ف) یہہ سب باتیں مذکورہ بالا اور اُن کے سوا صدہا واہی تباہی تعلیمات جن کے اور اُن کی کتابوں میں مرقوم ہیں کے اہل اسلام نے مرزا صاحب کو اسلام سے خارج کیا ہے۔ مگر حکیم نورالدین صاحب و غلام قادر فصیح اور مولوی محمد حسن امروہی وغیرہ بلکہ ۱۲ شخص جو امرتسری مباحثہ میں آئے تھے۔ جن کے نام میرے پاس ہیں۔ مرزا صاحب کی ایسی سب باتوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کی تائید میں ہیں۔ اس میں کیا بھید ہے۔ کیا اُن دعووں میں حقیقت ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا یہہ اُن کے انصار نا سمجھ ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بڑے ہوشیار ہیں پھر کیا سبب ہے کہ یہہ انصار ہیں۔ سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہی لوگ مل جل کے مسیحیت کا جھنڈا قائم کرایا چاہتے ہیں۔ اور اگر سوچو گے تو دو چار منتر بھی ان میں نکلینگے۔ اور یہی بات نکلے گی۔ کہ تم یوں کرو تب یوں ہو گا (ف) مرزا صاحب کے ان سب دعووں اور دلائل کا ابطال محمدیاں کا ذمہ تھا سو مولوی محمد حسین وغیرہ نے فتویٰ کفریہ میں کر دیا ہے ٭

ان دنوں اکثر اخباروں میں حضور وائسرے کی ایک چٹھی شایع کی گئی ہے جس کی نسبت مشہور کیا گیا کہ اخبار اڈوکیٹ کے نام آپ نے لکھی تھی۔ ہماری نظر سے یہہ ترجمہ چٹھی مذکورہ اوّلاً اخبار دوست ہند سے گذرا تھا اور اُس کے مضمون کو پڑھنے سے نہایت حیرت طاری ہوئی۔ اور مشکل معلوم ہو سکتا تھا کہ اس قسم کی باتیں وائسرائے ہند کے دل و قلم سے نکلیں اور خیال کرتے تھے کہ غالباً یہہ مصنوعی چٹھی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ظاہر ہوا۔ اور اب ہمیں ہند میرٹھ نے لکھا ہے کہ دوست ہند نے اعتراف کیا ہے کہ وہ فرضی چٹھی تھی۔ افسوس ہے کہ اکثر اُردو اخبار والوں نے دھوکا کھایا ہے اور بڑے شوق سے حرف بحرف اُس کی نقل اپنے اخباروں میں شایع کی۔ لیکن کیا ایسے شخص سے باز پرس نہ کی جائیگی جس نے اس قسم کی جعلی چٹھی حضور وائسرائے کے نام سے اولاً بنائی کہ جس کے مضمون سے گورنمنٹ اور رعایا کے دلوں میں ایک طرح کی رنجش اور کشیدگی پیدا ہو؟ ٭

سکھر (سندھ) میں تعمیر بیت اللہ

بادی قاسم خاں بھسیاہ صاحب سکھر سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خدا کا لاکھوں لاکھ شکر ہو کہ جس نے

مالک سنہ ہ ہے اپنی بنظر شفقت فرمائی کہ یہاں ایک گھر اُس کے نام کا بنایا جاوے۔ چنانچہ یہہ میسر ہو گیا ہے کہ اس مقام پر ایک بیت اللہ کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے ایسے طور پر یہہ گرجا بنانا شروع کیا ہے۔ گویا ابھی تک ایک چینسل ہی بنا ہے۔ اور بعدہ اُسے زیادہ بڑھا سکتے ہیں۔ اِس کار خیر کو انجام دینے کے لئے ابھی قریباً ایک ہزار روپیہ درکار ہے۔ جس کے لئے وہ مسیحی بھائیوں سے امداد کی درخواست کرتے ہیں ہ ہمیں امید ہے کہ دیسی مسیحی بھائی پادری صاحب موصوف کی درخواست پر نہیں۔ لیکن صرف اِس امر پر خیال کر کے کہ ایسے مقام میں گرجا کا تعمیر ہونا خدا ہی کے دستِ قدرت کا کام ہے۔ مقدور بھر اپنا دستِ مدد دراز کرینگے ✦

یہہ خبر نہایت ہمت و مسرت بخش ہے کہ سیالکوٹ کے نوجوان دیسی مسیحیوں نے بالاتفاق ایک مجمع جس کا نام کرسچن ینگ مینس ہلپنگ ہینڈ رکھا ہے۔ قائم کیا ہے ہ اس کا پہلا جلسہ ۱ جولائی ۱۹۲۳ء کو ہوا اُسوقت صرف چھ ممبر تھے۔ لیکن اب اُس کے ممبر اور کارگذاروں کا شمار بائیس ہے۔ اِس مجمع کے مقاصد یہہ ہیں:۔ کلام اللہ کی تلاوت۔ اور روزمرہ دُعا کرنا۔ مسیح کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنا عوام کو اُس کی بشارت دینا۔ ایک دُوسرے سے محبت رکھنا۔ سبت کو پاک رکھنا۔ شراب نہ پینا۔ اور دس احکام پر چلنا ✦

مجمع مذکورہ اپنا کام بخوبی کر رہا ہے۔ شام کیوقت ہر روز منادیٔ کلام کی جاتی ہے۔ اور ایک ریڈنگ روم بھی قائم کر رکھی ہے جس میں قریب تین سو کتابیں موجود ہیں۔ اور پادری امام الدین صاحب شہباز اخبار ولسن ہر دو دیتے ہیں ہ اِس تہ نہا مجمع کے چار گارڈین حسب ذیل ہیں:۔ پادری ... میکی صاحب۔ پادری امام الدین صاحب شہباز۔ منشی ... چند صاحب جان ... صاحب ✦

کرسمس ڈے کی شام کو اِس مجمع نے ایک جلسہ کیا جس میں حمد سرائی اور مسیح خداوند کی پیدائش پر وعظ ہونے کے بعد چا رنوشی عمل میں آئی۔ اور سب لوگ محبت و خوشی کے ساتھ باہم رہ کے پُر اُمید و محبت آگین دلوں کے ساتھ رخصت ہوئے ✦

ہم بالیقین کہہ سکتے ہیں کہ اِس قسم کی مسیحی انجمنیں جو ہندوستانی مسیحی نوجوانوں کی سرگرمی و کوشش سے مجتمع ہو کر اپنی قوم کی بہبودی و ترقی اور مسیحیت کی اشاعت کے لئے جا بجا کھڑی ہوتی جاتی ہیں۔ اپنے مالک و نجات دہندہ کے جلال و عظمت کے واسطے اِس مُلک میں بڑا کام کرنے کے قابل ہونگی ✦

مراسلات

ہماری زندگی

(ایوب کی زندگی)

ایوب کا وطن عوض کی سرزمین میں ایک شخص ایوب نامے تھا۔ اُس کی بابت لکھا ہے۔ کہ وہ کامل اور صادق تھا۔

اُس کا چال چلن اُس کے چال چلن کی بابت لکھا ہے۔ کہ وہ خدا سے ڈرتا اور بدی سے باز رہتا تھا ہ خدا نے بھی اُس کو بہت بڑھایا۔ اُس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں ہ اور اُس کے مال کی بابت ذکر ہے۔ کہ اُسکے پاس سات ہزار بھیڑیں۔ اور تین ہزار اونٹ۔ پانچ سو جوڑی بیل۔ اور پانچ سو گدھیاں تھیں ہ اُس کے بہت سے نوکر چاکر بھی تھے۔ اور اہل مشرق میں اُس کی مانند کوئی مقبول نہ تھا ہ اُس کا ایمان خدا پر تھا وہ صادق اور مردِ خدا تھا۔ خدا بھی اُس کو اپنا ... بندہ کہتا ہے (دیکھو کتاب ایوب ۱: ۸) ✦

ایوب خوشی سے اپنے خاندان میں رہتا تھا۔ زندگی کا سامان خاطر خواہ اُس کو مہیا تھا ہ جسمانی نعمتوں سے بھی وہ مالامال تھا۔ اور روحانی برکتیں بھی اُس کے شامل حال تھیں۔ کسی چیز کی محتاجی اُسکو نہ تھی ہ کامل اور صادق ہونے کے سبب سے وہ اَور بھی خوش و خرم تھا۔ اور خدا میں مسرور رہتا تھا ہ جبکہ ایوب کے چاروں طرف امن

ایوب کی آزمائش اور چین تھا۔ اور کسی قسم کا فکر و غم اُس کے دل میں نہ تھا۔ اتفاقاً اُس کا ایمان آزمایا گیا۔ اور اُس کے پیارے لڑکے اور لڑکیاں ایک دم مر گئے صرف وہ اور اُس کی عورت اکیلے رہ گئے ہ اور نہ صرف یہہ ہی ہوا۔ بلکہ یکے بعد دیگرے اُس کا مال اور اسباب سب رفتہ رفتہ برباد ہو گیا۔ اور آخرکار اُس کے پاس کچھ نہ رہا۔ اور وہ خالی ہاتھ رہ گیا ہ وہ جو ایک بڑا مالدار تھا بالکل کنگال ہو گیا ہ اور اگرچہ اِسطرح پر وہ بے اولاد۔ اور بے گھر و بے زر ہو گیا۔ اور اُس کی زندگی تلخ ہو گئی لیکن اُس صادق اور کامل شخص نے اِن تمام تکلیفات اور آفات میں ذرہ بھی گھبراہٹ اور دل تنگی ظاہر کی بلکہ ایسے موقع پر جبکہ اُس کو غم پر غم۔ اور رنج پر رنج ہو رہا تھا۔ اُسنے کہا۔ "اپنی ماں کے پیٹ سے میں ننگا نکل آیا اور پھر ننگا وہاں جاؤنگا"۔ اور یہہ سب کچھ جاتا دیکھکر اُسنے کہا۔ "خداوند نے دیا۔ خداوند نے لے لیا۔ خداوند کا نام مبارک ہے" ہ پر اتنے ہی پر اکتفا نہ ہوا بلکہ ایوب کو سخت اور بُری طرح سر سے لیکر پانوں تک جلتے پھوڑے نکلے۔ اور وہ کھجاتے کھجاتے لہولہان ہو گیا۔ اور اُس کا تمام بدن لہو سے بھر گیا ہ اُس کی زندگی نہ صرف بیرونی تکلیفات سے ہی رنجیدہ اور غمگین ہو کر ازحد دکھ میں تھی۔ بلکہ خود اُسکو اپنی تکلیف

تھی کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اس پر اور بھی زیادتی یہہ ہوئی کہ ایسے دُکھ کے وقت میں تمام اُس کے دوست بھی اُسکے دشمن ہوگئے۔ یہانتک کہ خود اُس کی عورت بھی اُس کے ساتھ ہمدرد نہ رہی۔ وہ بھی اُس کے زخمی دل کو گاہ بگاہ زیادہ تر رنجیدہ کردیتی تھی۔

ایوب کا صبر

لیکن یہہ مرد خدا ایسا صابر رہا۔ اور ہر ایک دُکھ اور تکلیف کو اُس نے تنہا ایسا برداشت کیا۔ کہ وہ صابر کہلایا۔ اور ایوب کا صبر دُنیا میں ضرب المثل ٹھہر گیا۔ اگرچہ ایوب نے اپنے رنج و غم کا اندازہ یہانتک کیا۔ کہ اُس نے خود کہا۔ کہ "ای کاشکہ میرا غم تولا جاتا او میرا غم ترازو میں ایک ساتھ دھرا جاتا۔ کیونکہ وہ اب سمندر کی ریت سے بھاری ٹھہرتا"۔ تو بھی اُس نے اپنی زبان سے کوئی بُرا کلمہ نہ نکالا۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ جب آدمی کسی سخت تکلیف یا دُکھ میں گرفتار ہوتا ہے۔ تو وہ کڑکڑاتا ہے۔ اور اپنے منہہ سے بُری باتیں بولتا ہے۔ اور خدا پر الزام لگاتا ہے۔ لیکن ایوب نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ صبر کے ساتھ اس سب کو کمال برداشت سے سہہ لیا۔ اور خدا کی مرضی پر راضی رہا۔ اِس لئے ایوب کا صبر حقیقتاً ایک عجیب صبر ہے۔ اور وہ صابر کہلانے کے لائق ہے۔ وہ اُن متذکرہ بالا تکلیفات کو برداشت کرتے وقت یوں کہتا ہے "اگرچہ میں صادق ہوتا۔ تب بھی اُسے جواب نہ دیتا۔ بلکہ اپنے عدالت کرنے والے سے منت کرتا" ✦

ایوب نے اپنی تکلیف اور دُکھ کے وقت جو باتیں زبان سے نکالیں۔ وہ نہایت نصیحت آمیز ہیں۔ بعض جگہوں میں اُس نے انسان کی زندگی کی کوتاہی پر ایسے کلمات کہے ہیں۔ کہ جن سے اس فانی زندگی کا نقشہ کھینچکر دکھلا دیا ہے۔ اور بعض جگہہ روحانی زندگی کی بیش قیمت نعمتوں کا بیان کرتے کرتے بہشت کا عمدہ نقشہ کھینچکر دکھایا ہے۔ بعض جگہہ خدا کی عدالت کا۔ اور بعض جگہ اُسکی رحمت کا عجیب اظہار کیا ہے۔ دُکھ کی حالت میں گویا اُس کا دل بے پروائی سے کھل گیا۔ اور اُس نے دل کی صداقت سے حق باتوں کا اظہار کیا۔ ایوب کی حالت وہ نہ رہی۔ بلکہ مشیتر کے موافق خدا نے اُسکو ہر ایک چیز سے مالامال کیا۔ اُتنے ہی لڑکے

ایوب کی حالت کا بدلنا

لڑکیاں پھر اُس کے گھر میں پیدا ہوگئے۔ اور اُتنا ہی مال و اسباب۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ پھر ہوگیا۔ اُس کے صبر کا پھل میٹھا نکلا۔ اور اِس طرح پر خدا کا بندہ ایوب آزمائش میں پورا نکلا۔ وہ آجتک خدا کے بندوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ تاکہ وہ بھی اُسکی مانند صادق اور کامل ہوں۔ اور اُس کا سا صبر سیکھیں۔

باقی آئندہ

راقم

ج - س

پنجابی عیسائی - اور

نیشنل کانگرس

اس سے تو کسی کو انکار نہیں۔ کہ جو ظاہرا اغراض کانگرس والوں نے مدنظر رکھی ہوئی ہیں۔ وہ ہندوستان اور ہندوستانیوں کے واسطے ضرور ہی مفید ثابت ہونگی پر وہ بھی کسی دن کو آج نہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں آج نیشنلٹی نہیں ہے۔ اِسوقت نیشنلٹی کی جھوٹی پکار ہے کیونکہ قومیت مذہب کے بندھنوں سے جکڑی جایا کرتی ہے اور ہندوستان کے مذہب کا یہہ حال ہے۔ کہ مسیحیوں کو چھوڑکر بمشکل ایک ہزار آدمی دیگر فرقوں کے ایسے ملینگے جو مذہب کی نسبت ہمرنے اور ہمخیال ہوں۔ اِس صورت میں قومیت کا خیال صرف خیال ہی خیال ہے۔ ع

اِین خیال ست و محال ست و جنوں

ہندوستان کی یونٹی (قومی اتحاد) کا ثبوت تو ابھی بمبئی کے بلوہ سے ہو چکا ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں۔ کہ "کس برتے پر تتا پانی"؟ پہلے قومیت کو تو اتحاد کے بندھنوں سے باندھ لو۔ تب آپکی ہائے پکار زیب دیگی اِس امن او چین کی سلطنت میں تو مذہبی جنگوں کا یہہ حال ہے۔ اور اگر خدا نخواستہ آپکی سلطنت ہوگئی تو پھر زندگی وبال۔ یہاں لاہور ہی میں دیکھ لیجئے۔ اگرچہ یہاں ظاہرا کوئی ایک دوسرے کے مخالف نہیں مگر جب محمدی ملاں مُنادی کو کھڑے ہوتے ہیں تو اُن کی باتیں جو وہ غیر ادیان کے حق میں کہتے ہیں۔ اور جو تبرے پیروان ادیان غیر کو سُناتے ہیں۔ کوئی بھلا اور شریف آدمی اُن کو سُن نہیں سکتا۔ اور جو مُنادی کے وقت مسیحیوں کا حال کیا جاتا ہے۔ خدا ہی جانتا ہے۔ کانگرس والو آپ ناحق شور مچاتے ہو۔ ابھی ہماری اپنی حالت درست نہیں۔ سرکار کو کیا کہتے ہو؟ ✦

انہی وجوہات کو دیکھکر مسیحی او محمدی آپسے الگ ہو رہے ہیں۔ اور جن دو چار پنجابی مسیحیوں کو آپنے کسی نہ کسی طرح پھانس کر کسی کو ڈیلیگیٹ۔ اور کسی کو وانٹیر مقرر کیا ہے۔ وہ نہ تین میں نہ تیرہ میں۔ وہ کون سے قوم کے لیڈر مانے گئے ہیں۔ وہ آپ صاحبان کی شاباش اور واہ واہ کے خواہاں ہیں۔ یاد رہے کہ مسیحیوں نے اُن کو ڈیلیگیٹ مقرر نہیں کیا۔ یہہ آپ بھی بخوبی جانتے ہیں۔ آپ لوگوں ہی نے اُن کو اپنی حمایت کے لئے اپنے ساتھ گھسیٹ لیا ہے۔ میں نے ایک مسیحی ڈیلیگیٹ سے دریافت کیا۔ کہ آپ کو کس جگہ کے مسیحیوں نے کانگرس کا ڈیلیگیٹ مقرر کیا؟ تو اُنہوں نے صاف جواب دیا کہ ہندوؤں نے مقرر کیا۔ واہ کیا خوب! اب اس سے صاف پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ مسیحی اور محمدی کسطرح ڈیلیگیٹ مقرر ہوتے ہیں۔ یونہی ایک مسیحی جوان سے جو دریائی چوکی پر کانگرس کے منڈوے کے دروازے پر بیٹھا

تھا۔ میں نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ بھی ڈیلیگیٹ ہیں؟
کہا کہ ہاں ۔ دریافت کرنے سے یہہ بات صریح جھوٹ
معلوم ہوئی۔ وہ ڈیلیگیٹ نہیں۔ مگر والنٹیر تھے ۔
تعجب یہہ کہ سیدھی بات بھی نہیں کرتے تھے کانگرس
کے والنٹیر کیا ہوئے۔ شاہی دربان بن بیٹھے۔ خبر نہیں
کیا عہدہ مل گیا۔ خیر۔ دو تین باتیں ۔

میں پکار کر کہتا ہوں۔ کہ پنجابی مسیحیوں کو عموماً
کسی طرح کی ہمدردی کانگرس سے نہیں ۔ مسیحیو خبردار
ہو جاؤ۔ سخت نقصان اٹھاؤ گے۔ ذرا اتنا تو سوچو کہ
میونسپل کمیٹی کی ممبری کیا چیز ہے۔ اگر کوئی مسیحی اُس میں
درخواست دیوے۔ تو کیا یہہ ہندو جو آج آپ کو
کانگرس کے شریک کرتے ہیں۔ آپ کے واسطے ووٹ
دینگے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بارہا ایسا وقوع ہوا۔ یہی
ہندو مخالفت پر کمر باندھ لیتے ہیں ۔ کیا یہہ لوگ آپکو
وائسرائے کی کونسل کے واسطے ممبر مقرر کرینگے؟ مسیحی
بھائیو پہلے اپنی قوم کو بناؤ۔ پہلے قوم کی بھلائی کرو۔ پھر
جو چاہو سو کرو ۔ خدا کا کلام کیا کہتا ہے۔ یہہ کہ "حاکموں
کے تابع رہو" ۔ لہذا جس حال کہ حکام اس کے مخالف ہیں
آپ کیوں حکام کے خلاف منصوبے باندھتے ہیں؟ نیز
کلام الہیٰ ؟ فرماتا ہے؟ یہہ کہ "سب کے ساتھ نیکی
کرو۔ خاص کر اُن سے جو ایمان کے گھر کے ہیں" ۔ پہلے
گھر کی خبر لو۔ آپ ہنوز ہندوؤں کا مقابلہ نہیں کر سکتے
وہ تو آپ کے ذریعہ اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں۔
بعد مطلب براری تو کون اور میں کون ۔ مجھے اس موقعہ
پر ایک چالاک بندر کی کہانی یاد آئی ؛ کسی شخص کے
پاس ایک بندر اور بلی پالتو تھے۔ ایک دن صاحب
خانہ دو تین آلو چولھے میں دبا گیا۔ بندر نے دیکھ لیا۔
سوچنے لگا کہ کس طرح ان آلوؤں کو آگ سے نکالوں۔
ہاتھ جلیگا۔ سوچتے سوچتے یہہ تدبیر نکالی کہ بلی سے کام
لیں۔ لہذا بلی کو پکڑا۔ اُس کو پیار کیا اور دلاسا دیکر چولھے
کے پاس لگیا۔ اور پھر بلی کا ہاتھ پکڑ کر چولھے سے آلو
گھسیٹ لیا۔ ہاتھ تو بلی کا جلا۔ اور آلو مہاراج ہنومان
نوش جان کر گئے ۔ سو خیال ہے کہ آخر کو یہی نتیجہ نکلیگا۔
میرے معدودے چند مسیحی بھائی جو کانگرس کے ساتھ
ہمدردی کرتے ہیں ضرور قوم کا نقصان کرینگے ۔

پھر میرا ایک اور سوال ہے۔ وہ ولائتی مشنری
صاحبان سے ہے۔ خاصکر اُن سے جو کانگرس میں حصہ
لے رہے ہیں۔ آپ کو پولیٹکل معاملات سے کیا؟ آپ
تو دینی خدمت کے واسطے یہاں تشریف لاتے ہیں۔ ایسے
ملکی جلسوں میں آپ کو شامل ہونے سے کیا حاصل ہے۔
دنیوی عزت کے سوا کوئی اور بھی غرض ہے؟ اگر اس
میں مسیحی قوم کی بہتری آپ سمجھتے ہیں۔ تو مہربانی سے
ہمیں سمجھا دیجئے۔ اور اتنا فائدہ ہمارے واسطے کر دیجئے
کہ لاہور کے لاہوری دروازے پر منادی کے وقت
لوگ ہمیں نہ ستاویں۔ ہمارا مکان نہ توڑیں۔ اور ہمیں
نہ ماریں۔ اور ہمیں گالیاں نہ دیں۔ کیونکہ ہم اُنہیں
کبھی دکھ نہیں دیتے ۔ اگر آپ اتنا کر سکیں۔ تب
تو البتہ کانگرسیوں کا ساتھ دینے سے فائدہ بھی ہوا
اور اگر آپ یہہ نہ کر سکیں۔ تب تو آپکی کانگرس میں
شمولیت صرف دو چار روز کے واسطے ہندو مسلمانوں
سے عزت حاصل کرنے کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتا

مجھے یقین ہے کہ میری ان چند سطور پر مسیحی
بھائی توجہہ فرما دینگے۔ اور جو نہیں۔ تو خیر۔ ہمارا
بھی خدا ہے ۔

راقم

بندہ واعظ - لاہور

بیجا الزام

ماہ اکتوبر سنہ رواں کے پرچہ اخبار شفیق ہند
گورداسپور میں ایک غزل دربارہ چیف کونسل پنجاب
مندرج تھی۔ کونسل کے خلاف اُس میں بہت کچھ
زہر اگلا ہوا ہے۔ راقم اُس کا خوردبین لکھا ہوا ہے چونکہ
وہ نظم ہے۔ اس لئے میرے بہت عزیزوں دوستوں
اور اوروں نے بھی سمجھا ہے۔ کہ وہ بندہ واعظ کی
نظم ہے۔ اور کون ہوگا۔ اُن کی اس بدگمانی پر مجھے بہت
افسوس ہے۔ اول تو وہ جانتے ہیں۔ کہ میں کچھ شاعر نہیں
اور علاوہ اس کے اب تو پنجاب میں مسیحی شعرا درجنوں
میں۔ ہر ایک شاعری کا دم بھرتا ہے۔ بہت لکھنے والے
ہیں۔ نیز کونسل نے میرا کچھ بگاڑا نہیں۔ جو میں ناحق
بزرگوں کی تخریب کے درپے ہو جاتا۔ البتہ نفس مضمون
سے اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس نے نورافشاں میں دعویٰ مین
اور یسوع داس کے نام سے کونسل کے خلاف مضمون
لکھے تھے۔ یہہ بھی وہی ہوگا۔ میں ایسا خیال
کرتا ہوں۔ شاید میرا بھی خیال غلط ہو۔ لہذا میں
صفائی اور سچائی سے کہتا ہوں۔ کہ وہ میری غزل
نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اُس خوردبین کے پردہ میں کوئی
اور ہی بلا معلوم ہوتی ہے۔ سلام۔ میں اس الزام
سے بری ہوں ۔

راقم۔ بندہ واعظ

جنڈیالہ

حسب معمول یہاں کا بڑا دن بڑی خوشی اور
دھوم دھام سے گذرا ۔ اب کے سال معمولی طور سے

✢ ہماری رائے میں حکام نیشنل کانگریس کے موافق ہیں۔ نہ مخالف۔ لہذا ایسا ہی کرنا اُن کو واجب ہے ۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر۔

زیادہ جوش اور خوشی تھی ؛ ۲۲ تاریخ کو لاہور ۔ امرتسر ۔ بٹالہ
نارووال ۔ لودیانہ وغیرہ جگہوں سے مسیحی بھائی آجمع ہوئے
ایتوار کے روز پادری رائٹ صاحب نے امرتسر سے
تشریف لاکے دعابندگی کرائی ؛ شام کے وقت
ڈاکٹر یوحنا صاحب نے تمام مسیحی بھائیوں اور بہنوں
کی دعوت کی ؛ رات کو بابو وارث الدین نے ریڈنگ
روم میں شہر کے ہندو اور محمدیوں کی دعوت کی ۔ اور
اُنہیں مٹھائی اور پھل تقسیم کیا ؛ پھر تمام مسیحی جوانوں
نے ریڈنگ روم میں تمام رات دعابندگی اور گیتوں
میں صرف کی ۔ اور صبح کے ۳ بجے اُٹھکر جوانوں نے
تمام شہر میں گیت گائے ۔ اور جہاں کہیں مسیحیوں کے
مکان پر گئے اُنہوں نے چا اور مٹھائیوں سے لڑکوں
کی تواضع کی +

بڑے دن کی بندگی کے واسطے پادری ویڈ صاحب
امرتسر سے تشریف لائے ۔ بندگی کے بعد بابو غلام مسیح
صاحب ماسٹر نے سب مسیحی بھائیوں اور بہنوں کی
دعوت کی +

شام کے وقت زنانہ مشن کی لیڈی صاحبہ نے
تمام مسیحیوں کی دعوت کی ؛ پہلے جو امرتسر سے
عجیب وغریب تماشا دکھلانے والے آئے ہوئے
تھے اُن کا تماشا دکھلایا گیا ۔ بعدہ سب لوگ ضیافت
میں شریک ہوئے +

اگرچہ جنڈیالہ کا بڑا دن دیکھکر ہمیں نہایت خوشی
ہوئی پر ہمیں اس باعث سے بڑا افسوس ہوا کہ ہم نے
اپنے پرانے دوست شیخ اسمعیل صاحب کو نہ دیکھا "
اگر آپ پوچھیں کہ وہ کون ؟ تو ہم آپ کو بتلاتے ہیں
کہ یہہ شیخ صاحب ۔ [illegible] مرزا قادیانی صاحب کے
عزیز دوست ہیں جن کے طفیل سے وہ امرتسر کا گذشتہ
مباحثہ ہوا تھا ۔ یہی شیخ صاحب مباحثہ کے بانی
ہیں جن کی طرف سے عیسائیوں کے برخلاف
ایک بڑا بھاری اشتہار بھی نکلا تھا ۔ اور جنکا ذکر
مرزا صاحب نے جگہ جگہ اپنے رسالوں میں کیا ہے
شیخ صاحب نے جب ساری محمدیت کو چھان
مارا تو آخرکار مسیحی ہوگئے ہیں (ان کا حال ہم پھر
کسی وقت ناظرین کے پیش کرینگے) اور ہم نے
سُنا ہے کہ بسبب اپنے دوستوں اور رشتہ داروں
کی تکلیف کی کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں +

۲۶ تاریخ کو مسیحی جو جمع ہوئے تھے اپنے اپنے
ٹھکانوں کو واپس تشریف لے گئے +

راقم
ایک مسافر

واقعات اور رائیں

خونخوار جنگ

ابیسینیا سے ایک خونخوار جنگ کی خبر آئی ہے ۔ جو
اٹالین سپاہ اور درویشوں کے درمیان واقع ہوئی ۔
اٹلی کی سپاہ ۲۰۰۰ اور درویشوں کی تعداد دس ہزار
تھی جو جانب کسالہ سے آئے تھے ؛ سخت جنگ کے
بعد درویش نقصان کثیر کے ساتھ منتشر کئے گئے اُن کے
ساتھ علم چھین لئے ۔ درویشوں کے تمام امرا قتل ہوئے
اور چیف کمانڈر علی حامد بھی کھیت رہا ؛ اٹلی والوں کے
چار افسر اور سو سپاہی قتل ہوئے مگر درویشوں کے مقتول
بے شمار بیان کئے گئے ہیں گو کہ درویشوں کے پاس
ہتھیار ادنی قسم کے موجود تھے ؛ یہہ خونخوار جنگ ۲۱ ۔
دسمبر کو مقام ارگوڈاٹ پر ہوئی +

انتقال پر ملال

میجر جنرل سر ہنری رامزے صاحب کے ۔ سی
بی ۔ سی ۔ ایس آئی ۔ جو بہت دنوں تک کماؤں پہاڑ
کے کمشنر تھے ۔ اور ہندوستان میں بہت مشہور و معروف
ہیں انہیں دنوں میں گذر گئے ؛ اُنہوں نے کماؤں کے
واسطے بہت کام کیا ۔ اور پہاڑوں کا حال بہت اچھا
کر دیا ۔ اب تک سب پہاڑی لوگ اُن کو بہت ہی محبت
سے یاد کرتے ہیں ؛ جبکہ الموڑہ میں کالج قایم کیا گیا تھا
تو صاحب موصوف کا نام اُسپر رکھا گیا تھا اور اب وہ
" رامزے کالج " کے نام سے مشہور ہے ؛ اسیطرح ایک
ہسپتال نینی تال میں تیار کیا گیا ہے ۔ اور وہ بھی اسی نام سے
نامزد ہے ؛ سر ہنری رامزے صاحب نہایت دیندار
اور دیانتدار شخص تھے ۔ انہوں نے اپنے سب کام نہایت
وفاداری سے کئے ؛ اُن کا روزمرہ کا یہہ دستور تھا
کہ سویرے اُٹھکر وہ کلام اللہ کو پڑھتے اور دُعا مانگتے تھے
اور جو آدمی اُسوقت اُن کے پاس جاتا تھا نوکر اُس کو روک
دیتا تھا کہ صاحب موصوف دُعا کر رہے ہیں ؛ دُعا کے
بعدہ اپنا ہر ایک کام وفادارانہ مزاج کے ساتھ کرتے
تھے ؛ الموڑہ مشن نے اُن سے سب طرح کی مدد پائی ۔
اور پاوڑی نینی تال اور پتھورا گڈھ کے مشنوں نے
بھی اُن سے بہت مدد حاصل کی ؛ ایک وقت ایک بینک
گھر ٹوٹ گیا اور مشہور ہوا کہ سر ہنری رامزے نے اپنے
سب جمع کئے ہوئے روپئے کھو دیئے ؛ جبکہ مشن کے
پادری صاحبان نے یہہ خبر پائی تو اُنہوں نے صاحب
کو لکھا کہ جو روپئے آپنے دینے کا وعدہ کیا تھا نہ دیجئے ۔
مگر جب صاحب موصوف نے یہہ چٹھی پڑھی تو جواب لکھا
کہ " جو کچھ میں نے دینے کا وعدہ کیا ہے وہ دونگا ۔ بلکہ
اُس سے زیادہ دونگا " ؛ یہہ افسوس کا باعث یہہ
ہے کہ وہ سب روپیہ جو بینک میں ضایع ہوا کسی مشن

کے نیک کام میں نہ لگایا گیا۔ آئندہ کو میں اپنے روپے ایک ایسے بینک میں جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا جمع کیا کرونگا یہاں کی تمام مشن سر ہنری رامزے کو ہمیشہ یاد کریگی ؂ وہ سب کام خدا کے کام جانتے تھے اور اِس لئے سرکاری کام لوگوں کی بہتری کے لئے کیا کرتے تھے۔ اور اِسی غرض سے مشن کے کام کے واسطے بھی چندہ دیتے تھے ؂ خدا ہندوستان کو بہت سے ایسے حاکم دے + (کوکب)

نوح کی کشتی

اخبار انڈین ونس نے کسی اخبار سے لیکر یہہ خبر چھاپی ہی کہ کلڈین آرچ ڈیکن ڈاکٹر جے نوری صاحب دعویٰ کرکے لکھتے ہیں کہ میں نے نوح کی کشتی جو کوہ ارارات پر طوفان کے بعد ٹھہری تھی۔ دیکھی ہی۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابتک اُس کا حصہ جو نظر آتا ہی ایک سو گز اونچا اور تین سو گز لمبا نظر آتا ہی ؂ معلوم نہیں کہ یہہ بیان کہانتک صداقت اپنے میں رکھتا ہی۔ تعجب نہیں کہ اِس میں کسی قدر صداقت ہو +

نیشنل کانگریس اور مسلمان

لودیانہ میں جو جلسہ نیشنل کانگریس کی مخالفت میں مسلمانوں نے کیا تھا اُس میں خواجہ تاج الدین صاحب نے بیان کیا کہ :-

"بعض سیدھے مسلمان یہہ نہیں سمجھتے کہ نیشنل کانگریس والے کیا کہتے ہیں۔ مگر وہ تو ایک سہل تمثیل سے سمجھ میں آسکتا ہی۔ مثلاً ہم پانچ آدمیوں کو ایک بلند قلعہ کی دیوار پر چڑھنا ہی۔ سب سے تیز ہوش ہم میں نیشنل کانگریس والا ہی جو یہہ تدبیر بتلاتا ہی کہ ایک دوسرے کے کندھے پر کھڑے ہوکر اوپر چڑھ جائیں۔ اِس طرح کہ سب سے نیچے مسلمان کھڑا ہو۔ اُس کے اوپر سکھ۔ اُسپر راجپوت۔ پھر پارسی۔ اور سب کے اوپر کانگریس والا جس کا ہاتھ قلعہ کے کنگرہ تک پہنچ جائیگا۔ اور وہ اوپر چڑھ جائیگا۔ مگر وہ چاروں نادان اُس چالاک اور بے وفا دوست کے مُنہہ کی طرف دیکھینگے کہ اب ہمکو اوپر کس طرح چڑھا سکتا ہی۔ مگر وہ اب کچھ نہ کریگا۔ بلکہ اُن کی طرف دیکھکر ہنسے گا اور کہے گا کہ اب آپ چلتے بنئے۔ یہاں تمہارا کچھ کام نہیں۔ اگر نیچے کھڑے رہتے ہو تو اوپر سے پتھر پھینکتا ہوں" +

عظیم توپ

ایک جرمن کارخانہ دار نے ایک بہت بڑی توپ بنائی ہی جس کا گولہ تیرہ میل پر سخت مار کرتا ہی۔ گولہ کا وزن ۲۴۰۴ پونڈ تھا اور ایک فیر میں ۲۴۸ پونڈ بارود خرچ ہوئی۔ گولہ اِس زور سے گیا کہ تیرہ میل کا فاصلہ ۵۰ سیکنڈ میں طے کیا یہہ گراںڈیل اور بے نظیر توپ سواحل کی حفاظت کے لئے کارآمد ہوگی۔ اِس سے بڑی توپ دُوسری نہیں ہی +

ناٹک اور مسلمانان بمبئی

انڈیا گزٹ بمبئی گرینٹ روڈ پارسی ناٹک کو دوستانہ صلاح دیتا اور لکھتا ہی کہ "عالم شاہ بادشاہ کا تماشا جو تم کر رہے ہو یہہ مسلمانوں کے درمیان سخت جوش پھیلا رہا ہی۔ کیونکہ عالم شاہ نام مسلمان بادشاہ کا ہی اور تم اُس سے کُفر بکواتے ہو۔ یہہ مسلمانوں کے کانوں کو خراب کر رہا ہی۔ لوگوں میں ہلچل مچی ہوئی ہی حقیقت تو یہہ ہی کہ یہہ جمشید کا کلام تھا۔ تم اُسکو عالم شاہ کے سر تھوپ رہے ہو" وہ لکھتا ہی کہ "ہمارے دفتر میں متواتر رنج آمیز خبریں پہنچ رہی ہیں۔ بہتر ہی کہ آپ اِس نام کو بدل ڈالیں" +

افیونی کی جورو

لکھنو کے ظریف ہمعصر نے افیونی کی جورو کی طرف سے ایک مراسلت شائع کی ہی جو اِس قابل ہی کہ افیون کمیشن کے روبرو اسکا ترجمہ سنایا جاوے وہ نیکبخت لکھتی ہی کہ :- سنتی ہوں سرکار نے خدا معلوم کس مطلب سے کئی انگریز ولایت سے بھیجے ہیں وہ شہروں شہروں بی چینی بیگم عرف افیم کے حالات دریافت کرتے پڑے پھرتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ اُن کے پاس جا جا کر اُسکی باتیں لکھا آتے ہیں سُنتی ہوں اکثر عجیب اُلٹی اُلٹی باتیں بنا آتے ہیں۔ کہتے ہیں صاحب یہہ بہت اچھی چیز ہی اس سے طرح طرح کی بیماریاں جاتی ہیں اور کام کاج خوب ہو سکتا ہی۔ اور تو اور ڈاکٹر تک یہی کہتے ہیں ہم نے کھائی ہی اور بہت فائدہ ہوا ہی۔ بیچارے وہ لوگ جو اُسکی بُرائیاں کیا کرتے اور سرکار سے کہتے تھے کہ اس موئی کالی بلا کو موقوف کرا دے اب اُن کے ہاتھوں کے توتے اُڑے ہیں۔ ہکا بکا ہیں کہ یہہ کیسی اُلٹی گنگا بہی کہاں تو آس تھی سب لوگ اُس کی بُرائیاں کرینگے اور کہاں تو جو ہی وہ افیم کی ثنا صفت کرتا ہی۔ ابھی اُلٹی آنتیں گلے پڑیں۔ سچ کہا ہی جھوٹے کے آگے سچا رو مرے۔ ایکا ہی کیا چیز ہی۔ ابھی کل تک اِس کی بُرائیاں کرتے تھے تیسرے دن اُٹھتے بیٹھتے اسپر لعن طعن ہوتی تھی۔ اِس کی ہجو میں ہزاروں کہاوتیں چٹکلے قصے لطیفے تھے۔ باوا میں نے تو کبھی کوئی ایسی بات اپنے کانوں نہیں سنی جس میں افیم کی تعریف ہو۔ اور دُور کیوں جاؤ مجھی پہ جو آئے دن آفتیں ٹوٹتی ہیں وہ اِسی جنم جلی موئی افیم کی بدولت۔ میں آپ سے کیا کہوں اپنے گھر کی بات کہتے شرم آتی ہی۔ اِسی ٹانگ کھولے [illegible] آپ ہی لاجوں مرئیے۔ اگر آج یہہ ڈاکٹر اور بڑے بڑے لوگ جو اسکی ثنا و صفت کرتے ہیں کسی افیمی کی جورو ہوتے اور پھر اِس کی تعریف کرتے تو میں جانتی آپ جانئے سلامتی سے اُن کو بھی لوگوں کی صحبت

میں افیم کی لت پڑگئی ہی - خدا نے بہت کچھ دیا تھا - مگر افیم چاردا ستان کے سب کچھ کٹنے لگا - کاہلی سستی اور روزگار سے باپ مارے کا بیر کر دنگیا - پوت کا جھلا پاس نرہا - اُن کو گھروالے کی فکر نہیں کہتے کہتے زبان گھس گئی اُن کے کان پر جوں نہیں رینگتی جب دیکھو پینک میں غین پڑے ہیں - اُن کی افیم اور پونڈے اور بالائی کا سامان ہوجاوے - بس پھر گھر والے چاہیں فاقہ کریں چاہیں اُلٹے تلٹے اُڑائیں - اب رات دن کے مشغلے یہہ رہ گئے ہیں کہ پہر دن چڑھے تک تو سوتے ہیں - پھر اُٹھے تو پلنگ پر دوزانوں بیٹھے اونگھ رہے ہیں - یہہ ایک دفعہ جھکتے جھکتے اودائن میں سرگھس گیا - ایک دفعہ آنکھ میں لوچلی گئی - کوئی کپڑا بچھونا ایسا نہیں جو حقے کی آگ سے میرے دل کی طرح جلا نہو چلو اُٹھے تو کیا - وہی افیم کا دھندا - چسکی بنانا - پونڈا چھیلنا حقے گڑگڑانا اور پھر کر سور ہنا - ادھر تین پہر بجے ادھر ٹھیکہ دار کے دربار میں جانے کی پڑی - شاموں شام تک گھر پلٹ کر آئے - مگر یں ٹھاٹھ سے کہ افیم کی پڑیا جیب میں - تماکو کی پوٹلی ہی کاندھے پر - ایک ہاتھ میں دودھ کا آبخورہ دوسرے سے پونڈا ٹیکتے اس طرح چلے آتے ہیں جیسے رن سے کوئی بڑے دُبلیا سورما ہتھیار لگائے بہادری کے جھنڈے گاڑتا آتا ہو - گھر کے کام دھندے سے ایسے لرزتے ہیں جیسے قصائی سے گائے - زبان پر کوئی بات نکلی اور چیتھڑوں سے باہر ہوگئے لگے منسنانے - "بھئی مجھ سے اِس کا ذکر نہ کرو - میں کیا کروں - تم جو مناسب سمجھو کرو - کسی بات کو منع کرتا ہوں" بس یہہ اُن کا تکیہ کلام ہی - بسر اوقات کا یہہ حال ہی کہ ہم تین آدمی ایک میں دو لڑکیاں دن بھر اور دو پہر رات تک چکن نکالتے - سلائی کرتے ہیں تب جا کر ایک وقت روکھی سوکھی آدھے پیٹ کو نصیب ہوتی ہی - پھر میاں کے نکتوڑے کہ ہمارے نشے کو جہاں سے ہو لاؤ - واللہ بے خرچ ہورہے ہیں سلامتی سے دو سیانی لڑکیاں آگے ہیں مگر اِس بندہ خدا کو رتی بھر پرواہ نہیں کہ کہیں اِن کا ٹھکانا کر دے رہنے کا ٹھیکرا ایک نور من ہی اُسی اب کی برسات میں پردے کی دیوار گر گئی - اِن سے لاکھ کہا کی چار پیسے کی ٹٹی لادو - نہ لائے پر نہ لائے - سرکی چادر تان کر پردہ بنایا ہی - اُسی کی آڑ میں بسر ہوتی ہی - جب اِن باتوں کا یہہ حال ہی تو اور گھرداری کی طاقت اور ہمت کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں - بس میری تو یہہ آرزو ہی کہ خدا مجھے اُٹھالے اور پردہ ڈھکا کا ڈھکا رہے ✤

روس میں مذہبی دست اندازی

روس میں مذہبی دست اندازی کی خرابی سخت نہیں لعنت ہی - یہہ سُن چکے ہیں کہ وہاں یہودیوں کو محض مذہب کے باعث مُلک بدر کیا گیا اور اسلامی رعایا کو قرآن شریف کی آیتوں میں کاٹ چھانٹ کر کے اِس قدر پریشان کیا کہ وہ مارے ظلم کے وہاں سے سلطنت روم میں واپس آنے پر مجبور ہوئے - اب تازہ ڈاک ولایت سے خبر آئی کہ رومن کیتھلک لوگ بھی بے طرح آزردہ ہیں - اخبار ریڈنگ لکھتا ہی کہ مقام کروش میں جو جرمن سرحد سے قریب ۱۰ میل کے فاصلہ پر ایک موضع ہی ایک رومن کیتھلک کا گرجہ ہی - روسی گورنمنٹ نے یہاں کے حکام کے نام دفعتاً یہہ حکم روانہ کیا کہ اِس گرجہ کو بند کردیں - کیتھلک رعایا کو جب یہہ خبر معلوم ہوئی تو وہ دِن رات گرجہ میں رہنے لگی - ایک منٹ بھر بھی گرجہ کو خالی نہ رکھا تاکہ حکام کو اُسکے بند کرنے کا موقع ہی نہ ملے - یہہ حال دیکھکر اِس علاقہ کے گورنر بذات خود ایک دستہ فوج لیکر ایک شب کو گرجہ پر حملہ آور ہوئے - برہنہ تلواریں لیکر گرجا میں گھُس گئے اور لوگوں سے کہا کہ اسے خالی کردیں - پیشتر اِس سے کہ گرجہ خالی کیا جاتا بیس کیتھلک قتل کئے گئے اور سو سے زیادہ مجروح ہوئے - باقی لوگ یہہ حالت دیکھکر فرار ہوگئے اور کاسک فوج نے اُن کا تعاقب کیا - رستے میں ایک ندی تھی کئی آدمی اُس میں ڈوب کر راہی عدم ہوئے - کئی سو آدمی قید کئے گئے - اور اُن کو بذریعہ کورٹ مارشل کے سزا دینگے ؛ اِس مُنہہ سے ہندوستان کے فتح کرنے کے ارادے!

ملکوں اور قوموں کی مختصر خبریں

انگلستان میں تجویز ہی کہ مجسٹریٹ لوگ بذریعہ عام انتخاب کے مقرر ہوا کریں - اگر میعاد مقررہ میں رعایا اُن سے خوش نہ ہو تو دوسرے مرتبہ اَور لوگ منتخب کئے جائیں ✤

لارڈ الجن صاحب شہر ایڈنبرا کی آزادی ۲۲ - ڈسمبر کو تفویض کی گئی - اِس موقع پر لارڈ ممدوح نے فرمایا کہ اِن کو اہل ہند کی وفاداری پر اعتبار ہی بے رعائتی سے حکومت کرینگے ✤

بارسیلونا کے تھیٹر میں بم کے گولے پھینکنے والے دو مجرم آخر کار گرفتار ہوئے - اور دونوں نے اقبال جرم کیا - اُن کے پاس سے اَور گولے اور بھک سے اُڑنے والی بارود بھی نکلی

ممالک یورپ میں گائے کے دودھ پر بکری کے دودھ کو ترجیح دینے کا رواج ہوتا چلا ہی - کہتے ہیں کہ بکری کا دودھ بے ضرر ہی لیکن گائے کے دودھ سے مرض سل پیدا ہوجاتا ہی +

برازیل کی گورنمنٹ ایک جنگی غبارہ کے ذریعہ مفسدوں کی سرکوبی کرنا چاہتی ہی + لوگ اس غبارہ میں بیٹھ کر بڑے آرام و حفاظت کے ساتھ مفسدوں پر گولے چلائیں گے +

امریکہ میں ایک عورت مس گولڈلس کو جو اپنے کو روسی اصل سے کہتی ہی ایک باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں چار سال قید سخت کی سزا ہوئی یہہ ایک مشہور انارکسٹ عورت ہی +

قاہرہ (مصر) کے عجائب خانہ کے نباتات میں بہت سے پودے پانچ ہزار برس کے خشک کئے ہوئے ہیں جن کی تازگی اور اصلی رنگت میں ذرا بھی فرق نہیں آیا ہی +

فرانس میں ایک عورت جو اس وقت تیس برس کی ہی قریب دس برس سے سوئی ہوئی ہی اسپر کوئی غم کا حادثہ گذرا تھا کہ وہ سوئی اور اب تک کسی کے جگائے نہ جاگی - لاغر از حد ہوگئی ہی اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ وہ قبل از موت نہ جاگے گی +

مدارس میں قریب بارہ ہندوؤں نے مسٹر ہیوم کے ساتھ بیٹھ کر دیسی کھانا کھایا معلوم نہیں کہ اب اس ملک کے برہمن اُن لوگوں کی نسبت کیا خیال کریں گے +

مسٹر اڈیسن مشہور موجد آج کل ایک ایسی تصویر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں - جو بول سکے اگر اس میں کامیاب ہوئے - تو یہہ سائنس کی ترقی کا ایک بیش بہا نتیجہ ہی +

بمبئی میں مسلمانوں کو ایک مندر کے بے حرمت کرنے کے لئے پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا دیگئی دو مسلمانوں کو ایک عمر رسیدہ کو نیم بسمل کرنے کے لئے عمر قید کالا پانی کی گئی +

بمبئی دیالجی گوکلداس مسٹر دلال نے نتھو بالچند اودم چند پر روپی چرانے کا دعویٰ کیا تھا مگر عدالت سے مجرم بوجہ عدم ثبوت رہا ہوا اور مدعی کو پچاس روپیہ جرمانہ اور ایک ماہ قید سخت کی سزا ملی +

انڈین میڈیکل گزٹ لکھتا ہی کہ لارڈ ایلجن ہندوستان میں آتے ہی حکام کی تنخواہوں کے گھٹانے کے بابت غور کریں گے اور سب سے پہلے اپنی تنخواہ ۵ فیصدی تخفیف

نواب صاحب رامپور کے داروغہ جو چند روز سے یاں وارد ہیں اُن کے پاس سے چھ روپیہ چار آنہ کی افیوں ناجائز نکلنے پر عدالت سے پندرہ روپیہ جرمانہ ہوا

اگر یہہ افواہ سچ ہو کہ مہاراجہ بھرت پور کو انکے مصاحبوں نے مار ڈالا تو دیسی رؤسا کو اپنے مصاحبوں اور اہلکاروں سے بہت خبرداری اور ہوشیاری کرنی ضرور ہوگی -

اجمیر ایک شخص دین محمد نامی نے ایک پنجابی مسافر سے چھ روپئے لیکر تین روپیہ تین آنہ کا ٹکٹ لا دیا بحث پڑھوانے پر قلعی کھل گئی - ملزم گرفتار ہوکر تین ماہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا -

دہلی میں ایک شخص سکھ بسین نامی کو اس جرم میں پھانسی دیگئی کہ اُس نے ایک پنج سالہ بچے کو زیور کے لالچ سے قتل کیا تھا - زیور بچوں کی جان کا دشمن ہی -

گورنمنٹ مدارس نے مایاورم موٹویٹ ریلوے کے لئے ۱۰۵۰۰۰ کا مزید خرچ منظور کیا -

عدن میں آسٹریا کے کانسل ایم جنسلی نے جو یہودی تھے مارے غم کے خودکشی کر لی ان کا ایک بینک میں چھ لاکھ روپیہ تھا اس کا دیوالہ نکل گیا اس غم کی برداشت نہ کر سکے +

کلکتہ لٹریری سوسائٹی کے ممبر بھی افیونی کمیشن کے سامنے افیون کی تعریف میں قصیدہ پڑھ آئے - کہ افیون کھانے سے امراض بارده نہیں پیدا ہوتے اور سستی رفع ہوجاتی ہی !

کلکتہ اور شملہ کی لیڈیوں نے لیڈی لینسڈون صاحبہ کو ایک قیمتی ہنسلی بطور الوداعی یادگار کے دی ہی - یہہ لیڈی الیٹ صاحبہ نے جناب ممدوحہ کو ۲۴ - ڈسمبر کو پیش کش کی +

لاہور میں دادا بھائی مسٹر نوروجی کو ہندوؤں نے بڑی عزت کے ساتھ ہاتھ جوڑ جوڑ واہ واہ کی اور اُن کو ایک دیوتا سمجھ کر کہا کہ یہہ تو کوئی دیوتا کی صورت ہی !

امرتسر - پیسہ اخبار کو خبر ملی ہی کہ مولوی ولی اللہ صاحب مالک مطبع صدیقی کو جو انجمن اسلامیہ کے ممبر تھے نیشنل کانگریس کے ڈیلیگیٹ ہونے کے باعث انجمن نے ممبری سے خارج کردیا +

نمایش پنجاب میں سب سے زیادہ توجہ کے دلچسپ نمونے قالینوں کے فراہم ہوئے ہیں - +
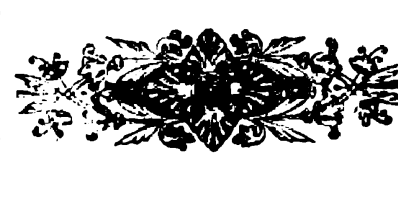
دیا ہو۔ یہہ اور بھی زیادہ نادر ہے۔ جبکہ تجویز کچھ نئی اور بے نظیر ہو۔ اور سب سے نادر اور عجیب تر۔ جبکہ ہر طرف سے مخالفت ہو۔ لیکن یسوع کا یہہ ہی حال تھا۔ وہ صریحاً اپنی کامل اور ٹھہرائی ہوئی تجویز کے ساتھ بیابان سے آیا۔ ٹھیک اُسی تجویز پر اپنی زندگی بھر قایم و مستقل رہا۔ اور اپنی موت میں بھی اُسی پر قایم رہا۔ اُسکی زندگی دُنیا کے درمیان ایک سیدھا سلسلہ تھا۔ جو صلیب تک۔ اور صلیب اور موت کی تاریکی سے گذر کر اُس کی روحانی بادشاہت کے تقرر تک پہنچا۔ یہہ زندگی اُن اِنسانی زندگیوں سے۔ جو ایک مستقل ارادہ کی سیدھی شاہراہ کی مانند نہیں۔ اور نہ ایک مقرری اور جلالی انجام کو پہنچاتی ہیں۔ مگر متلاطم سمندر میں ایک خالی کشتی کی حرکت سے مشابہ ہیں۔ کیسی مختلف ہے! ✦

یہہ بھی بخوبی سمجھنا چاہئے کہ یہہ سب نئی اور بے نظیر باتیں مسیح میں ایک مختلف القسم کے ذخیرہ کی طرح نہیں پائی جاتیں۔ بلکہ وہ اُس میں ایک حقیقی شخصیت اور زندگی میں متحد و متفق ہیں۔ فی الحقیقت یسوع کی عظیم خصوصیتوں میں سے یہہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اس میں نہ صرف نہایت مختلف صفتیں موجود ہیں۔ بلکہ ایک موافق اور ہم وزن کلیت میں شامل ہیں۔ اُس میں نہایت طاقت نہایت حلم کے ساتھ۔ اور نہایت مضبوطی نہایت ملائمت کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ اُسکا ہاتھ ایسا قوی اور زبردست ہے۔ کہ وہ سب سے بڑے عالموں کو سنبھالتا ہے۔ تاہم ایسا ملایم ہے۔ کہ وہ شکستہ و خستہ دل کے زخموں کو باندھ سکتا ہے۔ اس میں نہایت اعلےٰ عدالت۔ نہایت اعلےٰ رحمت کے شیریں نور سے رونق پاتی۔ نہایت خالص صداقت نہایت خالص محبت کے ساتھ دست بدست ملتی ہے۔ اُس میں نہایت پیوستہ یگانگت خدا کے ساتھ۔ اور نہایت ہمدردی ہر گناہگار غمگین آدمی کے ساتھ متفق ہیں۔ اگرچہ وہ اپنی شاہراہ پر سیدھا اپنی اعلےٰ منزلِ مقصود کی طرف۔ مخالفت اور تکلیف کے پیچ و تاب کے درمیان چلتا ہے۔ تاہم

رویا میں دیکھا تھا۔ خدا کے پاس سے اُترا ✦

ہم مسیح کی استعداد اُس کے مقصد کی عمومیت میں بھی دیکھتے ہیں۔ بلا اعتناء نسل و جنس اُس کا مقصد تمام بنی آدم کو یکساں شریک کرنا یعنی اپنی بڑی روحانی سلطنت میں برابر و برادر کی طرح شریک کرنے کا تھا۔ کچھ مضایقہ نہیں۔ خواہ وہ کسی قوم۔ یا درجہ کے ہوں۔ خواہ وہ گورے ہوں یا کالے۔ تربیت یافتہ یا ناتربیت۔ آلدار۔ یا کنگال۔ زاہد۔ یا صدوقی خراج گیر۔ یا گنہگار۔ غلام۔ یا آزاد۔ اُس کی بادشاہت کی ہم شہریت۔ اور دُنیا و عقبیٰ کے حقوق میں یکساں سبھوں کے لئے خیر مقدم ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اُس نے اپنے شاگردوں کو دُنیا کی اس روحانی فتحیابی کے لئے یروشلم سے شروع کرنے کا حکم دیا۔ لیکن اُس صلیب کے جھنڈے کو سامریہ اور زمین کی حدوں تک پہنچانا تھا۔ یہہ دُنیا کھیت تھی۔ اور اُن کو تمام دُنیا میں جانا۔ اور ہر ایک مخلوق کو انجیل کی منادی کرنا تھا۔ اور یہہ بلند مقصد بالکل نیا تھا۔ اُن ہمعصر یہودیوں کے خیال سے جو غیر قوموں کو کتوں کی مانند۔ یا ناپاک جانوروں کے موافق سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اُن کے ساتھ کھانا بھی نہیں کھاتے تھے یہہ بات بہت دُور تھی۔ یہہ بات یونانیوں کی طبیعت سے جو اَور سب قوموں کو وحشی جانتے تھے۔ بالکل مخالف تھی۔ وہ رومیوں کی خیال کی حد سے بھی پرے تھی۔ کیونکہ رومی شہری شخص بمقابلہ مفتوح قوموں کے۔ جو شاہی مجلس اور رومی قوم کی تابعداری کرتی تھیں۔ اپنے تئیں ایک بہت بہتر فرد سمجھتا تھا۔ لیکن یہاں ہم گلیل کے پہاڑوں سے ایک دیہاتی کو پاتے ہیں۔ جس کی وطنی وادیوں میں دُنیا دی عظیم سمندر کا مدوجزر کبھی نہ بہا تھا۔ اور جسنے اُس کی مضطرب گرج کے شور کو دُور سے بھی بمشکل سُنا تھا۔ جو ایک دم اس پختہ عالمگیر مقصد کو پیش کرتا ہے۔ یقیناً یہہ ایک بلند خیال نیا اور عجیب ہے ✦

مسیح کی تجویز میں دوسری عجیب تر صورت یہہ ہے۔ کہ وہ اپنے کو اس روحانی سلطنت

کے کونے کا پتھر- اور اِسی گروہ کا اصلی مرکز- اور دِل قرار دیتا ہی :: اُس کی شراکت میں داخل ہونے کے لئے لوگوں کو کسی خلاصہ عقائد- یا مجموعہ قوانین کی پابندی ضرور نہ تھی لیکن مسیح ہی پر بھروسہ رکھنا- اور اُس کے لئے وفادار رہنا تھا :: وہ آدمی کی کمزوری اور احتیاج کو جانتا تھا- اور معلوم کیا- کہ حقیقی برادرانہ ہمدردی کی مانند اَور کوئی چیز اُس کے دِل میں تہ نشین اور جاگزین نہیں ہوتی ہی :: درحالیکہ لوگ ایک روکھے مجموعہ قوانین کے لئے- خواہ وہ کیسا ہی عمدہ ہو- کچھ شوق نہیں رکھتے- بلکہ شاید اُس سے ہٹتے ہیں- تو بھی انسانی ہمدردی کی جاذب رسّی- اور گہری غمگسار و محبتی خود نثاری سے وہ بزور کھنچے جاتے ہیں :: یسوع نے اپنی الٰہی دانائی سے فوراً اُس تمام یونانی اور رومی فلاسفی کی مہلک کمزوری پر فوقیت حاصل کی- اُس کمزوری پر جو خدا کے قانون- اور مرضی کے ایک مجسمی خالص- ہمدرد زندگی میں مجسم نہ ہونے سے- اور ایک غمگسار و خود نثار بہادرانہ شہادت کی موت میں ختم نہ ہونے سے تھی :: اُسنے اپنے میں ایک قومی مرکز روحانی قوت اور کشش کا مہیا کر کے- اِس عجیب دعویٰ کے ساتھ اپنے کو پیش کیا- کہ لوگ اسکو اکیلا نجات دہندہ جانکر اسپر بھروسا رکھیں- یکتا بنیاد جانکر اُسی پر اپنے تئیں تعمیر کریں- اور نئی روحانی جماعت یا گروہ کا سر اَور مرکز جان کر اُسی سے ملے رہیں :: المختصر اُس کے ساتھ وفادار رہنا اُس کی بادشاہت میں شراکت کی شرط تھی- اور اِس بات میں وہ تمام قدیم فیلسوفوں سے فرق کُلی رکھتا تھا +

جب ہم اُن خاص وسیلوں پر- جو اُس نے آدمیوں کو اپنی بادشاہت میں لانے کے لئے اختیار کئے- غور کرتے ہیں- تو ہم مسیح کی تجویز کی عجیب نوطرزی نہایت ہی صفائی سے دیکھتے ہیں :: اُس کے جنگ کے ہتھیار جسمانی نہ تھے :: اُس نے لوگوں کو مجبور کرنے کے لئے صرف طبعی طاقت کا استعمال نہیں کیا- نہ وہ انسانی حکمت عملی یا تدبیروں کو کام میں لایا :: اُس نے لوگوں کو دولت اور حکومت و ناموری کی امید کا لالچ

نہیں دیا- نہ اُس نے نفسانی لذتوں کی ترغیب سے اُنہیں پھسلایا :: اُسنے آدمیوں کی قوت مدرکہ کو مغلوب کرنے والی دلیل و حجت سے شکست دینے کے طریقہ کو بھی اختیار نہیں کیا :: لیکن اُسنے ایک نہایت عجیب اور نئے طریقہ کو جو شایانِ خدا تھا اختیار کیا- جو آدمیوں کی مخالفت کو مغلوب کرنے- اور اُن کے دلوں کو محبت سے تسخیر کرنے کا طریقہ تھا :: وہ جانتا تھا کہ اگر کوئی طاقت اِس کام کو انجام دیسکتی- اور آدمیوں کو واقعی رضامند کرسکتی تو وہ خود نثار محبت کی طاقت ہی :: آدمیوں کے لئے وہ اِس محبت کو اپنی تمام زندگی میں- اور خاصکر اُن کے لئے صلیب پر دُکھ اُٹھانے میں دکھلاتا ہی :: اُس نے اس محبت کو ظاہر کیا- جبکہ وہ اپنی خطاؤں اور گناہوں میں مُردہ تھے- اور نادانی و بے فکری سے اپنے پاؤں تلے اُس کو پامال کرتے تھے :: وہ اِس محبت کو انتہا تک دکھلاتا رہا :: یہہ محبت زبردست طاقت تھی- جس سے اُسنے انسان کے سخت اور پتھریلے دِل کو توڑنا چاہا- اور حقیقت میں اُسکو توڑ کر پگھلاتا ہی :: انسانی دِل جو دلیلوں اور دھمکیوں- اور جسمانی دکھوں کا سامھنا کرتا- بلکہ ایسی باتوں سے زیادہ تر سخت ہوجاتا- محبت کا مطیع بن جاتا ہی :: وہ آدمیوں کے دلوں کو اپنی محبت کی طاقت و زور سے- خصوصاً اُس محبت کے زور سے جو صلیب پر ظاہر و عیاں کی گئی- مغلوب کر کے- اُس کی ابدی رسّیوں سے باندھتا- اور اپنی طرف کھینچتا ہی :: اُس کی ہی بادشاہت دنیا میں ایک بڑی بادشاہت یا جماعت ہی جس کا رازِ عظیم خالص- خود نثار محبت کی طاقت ہی :: اور یقیناً ہم اِس میں کچھ نئی اور عجوبہ الٰہی بات پاتے ہیں +

پھر یہہ امر بھی قابل لحاظ ہی- کہ جب یسوع اپنے گلیلی کوہستانی گھر سے نکلا- اور بیابانی آزمائش ہو چکی- اُسیوقت سے اُس کی تجویز تیار و مکمل تھی :: یہہ نہایت نادر بات ہی- کہ کسی شخص نے- جو دُنیا میں بڑے کاموں کے لئے مشہور ہوا- شروع سے اپنے سب کاموں کی کامل تجویز کی ہو- اور بلا تبدیل و ترمیم اُس کو انجام

روئیداد جلسہ منوسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ ای۔ ای پریزیڈنٹ ۔ سردار محمد فیاض علیخان صاحب ۔ مولوی محمد حسن خاں صاحب ۔ چودھری کندن سنگہ صاحب ۔ پیر غلام محی الدین صاحب ۔ لالہ منسارام صاحب تاجر پارچہ ۔ سید خورشید علی صاحب ۔ لالہ شادی رام صاحب بابو گکل کشور صاحب سردار لچھمی سنگہ صاحب بہادر منشی رحیم بخش صاحب ۔ ڈاکٹر جیون شاہ صاحب بہادر۔ واقع ۳ مئی ۱۹۲۳ء

رپوٹ صاحب وائس پریذیڈنٹ براد انتظام رفع شکایت جناب صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر جو بسبب جمع کوڑہ کے بیروں ازحد منیوسپل صاحب ممدوح الشان کو تکلیف ہے و نیز یہ کہ نالی کلاں بھی بسبب خام ہونے کے صاف نہیں رہ سکتی اس کے پختہ کئے جانیکا انتظام ہوجانا چاہیئے +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے وائس پریذیڈنٹ داروغہ صفائی کو لکھا جاوے کہ ایک خاکروب کو خاص اس کام پر تعینات کردے۔ کہ وہ دو وقت نالی کلاں کی صفائی کیا کرے امر دویم کی بابت اوورسیر کو لکھا جاوے کہ نقشہ و اسٹیمیٹ پختہ ہونے نالی کا پیش کرے نقل روبکار ہذا کے واسطے صفائی بیروں ازحد میونسپل ڈسٹرکٹ بورڈ میں ارسال کرے جائے کہ میلا نہ رہے +

نمبر ۲۔ رپوٹ صاحب وائس پریذیڈنٹ بہادر شعر میلا رہنے موقع ہائے کھڑے ہونے گدھ ہائے و نیز انتظام صفائی بذریعہ کمیٹی محصول کھات کوڑہ +

تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی صفائی اس بارہ میں انتظام کرکے اندر میعاد ایک ہفتہ کے اپنی رائے پیش کرے

نمبر ۳۔ کاغذات حصول اجازت باتفاق رائے ممبر صاحبان +

نمبر ۳/۱ حلقہ جات سوال کالو بافندہ بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار محلہ ریٹ گنج +

نمبر ۳/۲ رلیا تیلی بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار محلہ سیداں +

نمبر ۳/۳ سوال عبدو پسر رحمان کشمیری بمراد ملنے اجازت تعمیر دوکان محلہ اقبال گنج +

نمبر ۳/۴ سوال محمد شاہ بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار محلہ گنج جہیڑی +

نمبر ۳/۵ سوال حافظ احمد شاہ بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار محلہ نو +

نمبر ۳/۶ سوال خلیل کشمیری بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار محلہ نو +

نمبر ۳/۷ سوال رونق تیلی محلہ کھائی گوجراں بمراد ملنے اجازت نکالنے دروازہ جدید +

نمبر ۳/۸ سوال نور الہی بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار محلہ ڈھولیوال +

نمبر ۳/۹ سوال ناتھا مصر بمراد ملنے اجازت نکالنے دروازہ تعمیر دیوار محلہ مصراں +

نمبر ۳/۱۰ سوال گاہی جھیور بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار معہ رکھنے لمبہ بازار کہنہ +

نمبر ۳/۱۱ سوال وزیر النجد گر بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار محلہ کوٹھی مہنگ سنگہ +

نمبر ۳/۱۲ سوال کریم بخش جھیور بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار محلہ گورجنگلی +

نمبر ۳/۱۳ سوال امام الدین موچی بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار محلہ ڈھولیوال +

نمبر ۳/۱۴ سوہنا لال بانیہ بمراد ملنے اجازت تعمیر پل واقعہ بازار چوڑا +

نمبر ۳/۱۵ سوال کریم سابق ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی بمراد تعمیر دیوار محلہ نٹاں +

نمبر ۳/۱۶ سوال عبدالرحمن کشمیری بمراد ملنے اجازت تعمیر دیوار و رکھنے یک دروازہ و دو دریچہ محلہ اقبال گنج +

نمبر ۳/۱۷ سوال کرپال پوری فقیر مراد ملنے اجازت تعمیر دیوار محلہ گورجنگلی +

نمبر ۳/۱۸ سوال محمد امین بمراد ملنے اجازت تعمیر ایک پل محلہ چھیپیاں +

نمبر ۳/۱۹ سوال مادھو رام کھتری لودیانہ بمراد ملنے اجازت تعمیر مکان اندر احاطہ سردار حسن خاں

نمبر ۳/۲۰ رپوٹ ممبر صاحب ظہر سوال نبی بخش کشمیری بمراد ملنے اجازت نکالنے دروازہ جدید۔

نمبر ۳/۲۱ سوال عبدالرحیم کشمیری بمراد ملنے اجازت تعمیر پل طول ۳ فٹ +

نمبر ۳/۲۲ سوال اسمٰعیل دروازہ محلہ سیداں

نمبر ۳/۲۳ رپوٹ ممبر صاحب ظہر سوال شنہرلو بانیہ بمراد ملنے اجازت تعمیر مکان معہ رکھنے دروازہ اس شرط پر کہ پیش دروازہ تھڑی نہ بنائی جاوے

نمبر ۳/۲۴ سوال غلام محی الدین بمراد ملنے اجازت تعمیر دو پل طول تین تین فٹ عرض تا بند نالی و یک چوکھٹہ چوبی پیش طویلہ طول ۶ فٹ عرض تا بند نالی +

نمبر ۳/۲۵ رپوٹ ممبر صاحب ظہر سوال ہیرو وزیرا چھینبہ بازار ریٹ گنج کہ سائل کو اجازت تعمیر چبوترہ اندر لائن ہونے واجب ہے۔ تعمیر پل کی اجازت نہ ملی +

پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی

یہہ چھوٹے چھوٹے رسالے عام طور پر تقسیم کرنے کے لئے نہایت فائدہ مند ہیں۔ اور عموماً ایسی سلیس عبارت میں ہیں۔ کہ ایک عام شخص بھی اُسکو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اور ان میں مسیحی دین کی صداقتوں اور بائبل کے قصّوں کو بڑی صفائی سے بیان کیا گیا ہے۔

قیمت ایک پائی

افسران پریسٹ - | عید فسح -
آموں کا قصہ - | اِنسان کیا ہے؟
اشرف المخلوقات - | جنم کنڈل -
بیضہ فروش - | جان بچاؤ -
بگڑے ہوئے لڑکے کی حکایت - | جیسی کرنی ویسی بھرنی -
چند سوالوں کا جواب - | کاذبوں کا قصہ -
درخت بے ثمر اور باغبان - | خود بینی و خود نمائی کی بلا -
دہکتی بھٹی کا بیان - | خدا کی روح -
دو گھر کی تمثیل - | خونِ عیسیٰ -
دُنیا میں مسیحی مذہب کی ترقی - | خدا سے میل کرو -
ایک برہمن کی حکایت - | مبروص کی حکایت -
ایک شخص کے مسیحی ہونیکا حال - | ملکہ کی حکایت -
ایک بادشاہ کا حال - | موت -
ایک تمثیل اور اُس کی تاویل - | موتیوں کی لڑی -
غافل سونے والا - | مبارکباد -
گنجینۂ نصیحت - | مرغی اور اُسکے بچوں کی حکایتیں
گیت مالا - | سلکِ گوہر -
گم گشتہ فرزند - | تاج کی تمثیل -
گناہ اور شفاعت - | تعصب -
ہدایت نجات - | تین قسم کے بہشتوں کا بیان -
حکایت مغلوب محبت - | اصول معرفت حقیقی -

غزل

آنِ خداوند کی دوسری آمد

شاد ہو اے دل مسیح مہرباں آنیکو ہے
خاکسارانِ جہاں کا قدرداں آنیکو ہے
کیوں تو مایوسی کے بستر پر پڑا اسطرح ہے
اُٹھ کہ تیری زندگی اب اے جواں آنیکو ہے
کس لئے مایوس ہوکے بھر رہا ہے آہ سرد
تیری تسکیں امداد طاقت اے میاں آنیکو ہے
اب تو اُس صبر فانی میں نہ بھٹکیگا کبھی
قافلہ سالار تیرا۔ کارواں آنیکو ہے
انقلاب دہر کی تجھ پر خزاں جو چل گئی
تجھ میں اب بادِ صبا اے بوستاں آنیکو ہے
آرزو رکھتے تھے جسکے دیکھنے کی انبیا
وُہ ہی اب ہمسر سرور عجیب البیاں آنیکو ہے
حضرت داؤد جسکے دید کے مشتاق تھے
بس وہی دیکھو سلیمان زماں آنیکو ہے
آرزو میں جسکے در کی خاک کے تھے بادشاہ
تاج پہنے ابن آدم آج ہاں آنیکو ہے
ابن مریم جسکے جو آیا تھا بیت اللحم میں
اب الٰہی شان سے وہ لامکاں آنیکو ہے
یہہ زمین اور آسمان جس کے وسیلے بن گئے
ہاں کلامِ پاک وہ اے دوستاں آنیکو ہے
جو گنہگاروں کے بدلے ہوگیا مصلوب تھا
مغفرت لیکر کے وُہ اے عاصیاں آنیکو ہے
اپنے بندوں کو بچائیگا عذاب نار سے
مالک جنت۔ عدن۔ شاہ جناں آنیکو ہے
بھیڑیوں کا خوف اب رکھو نہ تم بھیڑو ذرا
بادلوں پر اب تمہارا پاسباں آنیکو ہے
جس نے گلّے کے لئے تھی جان اپنی کی فدا
سرخ جامہ پہنکر وہ شاں آنیکو ہے
نیست کرو بگاہہاں کی سب وُہ قدرت لنتیا
شاہی کرنیکو وہ شاہ آسماں آنیکو ہے
تو بھلا کسواسطے حیران ہے واعظ بتا
اب تو تیرا چین لو آرام جاں آنیکو ہے

ضرورت

لیڈی سنڈیمن گرلس سکول کوئٹہ کے لئے

اسسٹنٹ مسٹرس کی ضرورت ہے جو اپر پرائمری جماعتوں کو گورمکھی اور ہندی پڑھا سکتی ہو۔ تنخواہ ۱۵ روپیہ۔ سفر خرچ دیا جاوے گا۔ درخواستیں ۱۵ جنوری تک آنی چاہئیں۔

المشتہر

جمیعت رائے سکرٹری لیڈی سنڈیمن گرلس سکول کوئٹہ

---

۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء کو قریب سات بجے شام کے قلعہ کے ایک فوجی سپاہی نے ایک طوائف مسماۃ **حسینی** کو گلا گھونٹکر مار ڈالا۔ قاتل سے یہہ جرم بطمع زیور ہوا ہے۔ پولیس نے چابکدستی سے مجرم کو موقع واردات پر پکڑ لیا۔ اُمید ہے کہ قاتل ضرور اپنے کئے کی سزا پائیگا۔

امریکن مشن پریس لودیانہ میں واسطے پادری - ای - پی - نیوٹن صاحب کے مسٹر آیم وائلی کے اہتمام سے چھپا